اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل لاہور ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

الفضل

روزنامہ

لاہور

شرح چندہ

سالانہ	۲۴ روپے
ششماہی	۱۳ ”
سہ ماہی	۷ ”
ماہوار	۲½ ”

فی پرچہ ۱ر

یوم یکشنبہ

۷ ربیع الثانی ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰/۶ | ۵ صلح ۱۳۳۱ ہش ۵ جنوری ۱۹۵۲ء | نمبر ۵

اخبارِ احمدیہ

لاہور ۲ جنوری (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

لاہور ۴ جنوری۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کو آج بفضلہ تعالیٰ ہلکے ٹمپریچر کے سوا بخار نہیں ہوا۔ عام ضعف اور دل میں کمزوری بدستور ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

تہران ۴ جنوری۔ ایرانی تیل کی پیداوار کے متعلق عالمی بنک نے جو تجاویز پیش کی ہیں برطانیہ نے انہیں اصولی طور پر مان لیا ہے۔

مسلم لیگ کاشتکاروں اور عوام کی حالت بہتر بنانے کے کام کو باقی تمام کاموں پر ترجیح دیگی

مجلس عاملہ کی طرف سے زرعی اصلاحات کو جلد از جلد عملی جامہ پہنانے کی ہدایت

کراچی ۴ جنوری۔ پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے عہد کیا ہے کہ وہ کاشتکاروں اور عوام کی حالت بہتر بنانے کے کام کو باقی تمام کاموں پر ترجیح دے گی۔ چنانچہ آج مجلس عاملہ نے اپنے اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی۔ جس میں اس امر کی وضاحت کی گئی ہے کہ مسلم لیگ کا سب سے پہلا اور مقدم کام یہ ہوگا۔ کہ کاشتکاروں کے لئے ایسے حالات پیدا کئے جائیں کہ وہ ملک میں چین و آرام اور خوشحالی و عزت کی زندگی بسر کر سکیں۔ نیز یہ کہ ایسی تدابیر بھی عمل میں لائی جائیں کہ جن سے دیگر عوام کا معیار زندگی بلند ہو اور ان کے دلوں میں یہ احساس گھر کر جائے کہ ان کا مستقبل نہایت روشن اور درخشندہ ہے۔ قرارداد میں پنجاب سرحد اور مشرقی بنگال کے اُن اقدامات کو سراہا گیا ہے جو ان صوبوں میں زرعی اصلاحات نافذ کرنے کے سلسلے میں کئے گئے ہیں۔ نیز سندھ مسلم لیگ اور اس کے ذمہ دار لوگوں کو توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ وہ صوبے میں کاشتکاروں کی حالت بہتر بنانے کے لئے مناسب تدابیر اختیار کریں۔ ساتھ ہی حکومت پنجاب پر بھی زور دیا گیا ہے کہ صوبہ کے زرعی نظام میں انقلابی تبدیلیوں کے لئے جو اصلاحات تجویز کی گئی ہیں۔ انہیں جلد از جلد عملی جامہ پہنایا جائے

ایک اور قرارداد میں مجلس عاملہ نے پاکستان مسلم لیگ کونسل سے سفارش کی ہے کہ کراچی مسلم لیگ کو صوبائی لیگ کا درجہ دیدیا جائے۔ مرکزی لیگ کونسل کا اجلاس فروری میں ڈھاکہ میں ہوگا۔

آج کے اجلاس میں دو ممبران پر مشتمل ایک سب کمیٹی بھی مقرر کی گئی، جو بلوچستان مسلم لیگ اور بہاولپور مسلم لیگ کے معاملات کی تحقیقات کر کے چھ ہفتہ کے اندر اندر رپورٹ پیش کرے گی۔ پاکستان مسلم لیگ کے صدر کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ کمیٹی کی رپورٹ پر مناسب کارروائی کریں۔ آج کے اجلاس میں بعض اپیلیں بھی پیش کی گئیں۔ ان میں سے ایک اپیل میر غلام علی تالپور کی تھی۔ جو انہوں نے سندھ مسلم لیگ سے اخراج کے خلاف دائر کی تھی دوسری اپیل خان ابراہیم خان آف جھگڑا اور یوسف خٹک کی طرف سے سرحد کے انتخابات کے متعلق تھی ان اپیلوں پر آج کے اجلاس میں غور نہیں کیا گیا۔ موخر الذکر اپیل کے بارے میں صدر کو مناسب کارروائی کا اختیار دیا گیا، نیز غلام علی تالپور کی اپیل پر غور اس وقت تک ملتوی کر دیا گیا تاوقتیکہ سندھ مسلم لیگ کونسل اس پر غور کر کے کوئی فیصلہ نہ دیدے۔ ایک اور قرارداد میں فیصلہ کیا گیا کہ مجلس عاملہ کا اجلاس منعقد نہ ہونے کی صورت میں صدر کو مجلس عاملہ کے سارے اختیارات حاصل ہوں گے۔

ہانگ کانگ ۴ جنوری۔ غیر سرکاری حوالہ سے موصول شدہ ایک خبر کے مطابق کمیونسٹ چین مستقبل قریب میں فرانسیسی ہند چینی پر حملہ کر دے گا۔

پنجاب میں تعلیم بالغان کے مراکز

لاہور ۴ جنوری۔ آل پاکستان ویمن ایسوسی ایشن کی پنجاب برانچ کے تحت اس وقت تعلیم بالغان کے ساٹھ مرکز کام کر رہے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ ڈھائی سال میں دو ہزار سے زیادہ عورتیں خواندگی کے سرٹیفکیٹ حاصل کر چکی ہیں۔

انجمن خواتین پنجاب کی نئی صدر

لاہور ۴ جنوری۔ آج آل پاکستان ویمن ایسوسی ایشن (پنجاب برانچ) کی مجلس عاملہ کے اجلاس میں متفقہ طور پر بیگم چندریگر کو ایسوسی ایشن مذکورہ کا صدر منتخب کیا گیا۔

عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کا اجلاس

قاہرہ ۴ جنوری معلوم ہوا ہے کہ عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کا عنقریب ایک اجلاس ہو رہا ہے۔ جس میں عراق کے وزیر اعظم نوری السعید پاشا کی تجاویز پر غور کیا جائے گا۔ یہ تجاویز مشرق وسطیٰ کے متنازعہ امور کے تصفیہ سے تعلق رکھتی ہیں۔

سلامتی کونسل کے حلقوں میں کشمیر کے متعلق غیر رسمی گفت و شنید شروع ہو گئی

کراچی ۴ جنوری۔ پیرس سے آمدہ اطلاعات سے پتہ چلا ہے کہ کشمیر کے متعلق ڈاکٹر گراہم کی دوسری رپورٹ پر سلامتی کونسل کے ممبران میں غیر رسمی بات چیت شروع ہو گئی ہے۔ ایک ایجنسی کی اطلاع کے مطابق کونسل کے کئی ممبر پاکستان کے اس مطالبہ کے حق میں ہیں کہ کشمیر کا مسئلہ حل کرنے کے لئے سلامتی کونسل اب کوئی فوری اور مؤثر قدم اٹھائے۔ امریکہ کے سفیر مقیم نئی دہلی نے کل ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ امریکہ کے باشندوں کو مسئلہ کشمیر کی اہمیت کا بہت احساس ہے۔ نیز وہ امید کرتے ہیں کہ یہ مسئلہ جلد طے ہو جائیگا لیکن انہیں اس مسئلہ کی تفصیلات کا پورا پورا علم نہیں ہے۔

سویز کے علاقے کی مکمل ناکہ بندی

قاہرہ ۴ جنوری۔ نہر سویز کے علاقے میں کل برطانوی سپاہیوں اور مصریوں کے درمیان شدید جھڑپ ہوئی۔ جو دو گھنٹے تک جاری رہی۔ اس کے نتیجے میں ۱۵ برطانوی افراد و سپاہی مارے گئے۔ اس کے بعد سے تمام علاقے میں برطانوی فوجوں نے مکمل ناکہ بندی کر دی ہے۔ سویز آنے جانے والی سڑکوں پر فوجی ٹریفک کے علاوہ باقی تمام آمد و رفت قطعی بند ہے۔ اسماعیلیہ میں بھی کشیدگی بدستور ہے۔

مصری فوج عنقریب بہت طاقتور ہو جائیگی

قاہرہ ۴ جنوری۔ مصر کے وزیر جنگ مصطفیٰ نصرت پاشا نے اعلان کیا ہے کہ مصری فوج عنقریب بہت طاقتور ہو جائے گی۔ انہوں نے بتایا کہ مصری فوج کو اعلیٰ تربیت دینے کے لئے وہ جرمن ماہرین کی خدمات حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں

سانحۂ قتل کے تحقیقاتی کمیشن کے سامنے خان نجف خاں اور میاں انور علی کے بیانات

لاہور ۴ جنوری۔ قائد ملت خان لیاقت علی خاں کے سانحۂ قتل کے تحقیقاتی کمیشن نے خان نجف خاں سپرنٹنڈنٹ پولیس کا بیان لیا۔ وہ سانحہ کے وقت راولپنڈی میں متعین تھے۔ انہوں نے بیان دیتے ہوئے کمیشن کو بتایا۔ کہ جب قائد ملت پر گولیاں چلائی گئیں تو وہ اس وقت ڈائس کے عقب میں تھے۔ انہوں نے اسبات کی تصدیق کی کہ قاتل سید اکبر کو سب انسپکٹر محمد شاہ نے گولی مار کر گرایا تھا۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا وہ سب انسپکٹر کے اس فعل کو پسند کرتے ہیں تو انہوں نے کہا اسے قاتل کو نہیں مارنا چاہیئے تھا۔ اگر وہ گولیاں چلا کر اسے ڈھیر نہ کرتا تو بہت اچھا ہوتا۔ انہوں نے اس سے انکار کیا کہ ہتھیار بند پولیس نے ان کے حکم پر گولیاں چلائی تھیں۔ آج کمیشن نے پنجاب کے ڈی آئی جی سی آئی ڈی میاں انور علی کا بھی بیان لیا لیکن ان کی شہادت بند کمرے میں قلمبند کی گئی۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں آج پیرس روانہ ہو رہے ہیں

کراچی ۴ جنوری وزیر خارجہ پاکستان آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خاں ہوائی جہاز کے ذریعہ کل صبح پیرس روانہ ہو رہے ہیں۔ آپ وہاں جنرل اسمبلی کے علاوہ آئندہ ہفتہ سلامتی کونسل کے اس اجلاس میں بھی شریک ہوں گے۔ جس میں ڈاکٹر گراہم کی دوسری رپورٹ کی روشنی میں کشمیر کے مسئلہ پر غور کیا جائے گا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

جلشہ میں ہماری تبلیغی مساعی

ظہور امام مہدی کے متعلق خوابوں کا معجزانہ سلسلہ

مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب اپنے حالیہ خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ ایک لمبے سفر کے دوران میں انہیں سات عربوں اور ۵ا حبشیوں کو تبلیغ کرنے کا موقعہ ہے۔ آپ نے انہیں سلسلہ کا لٹریچر پڑھنے کے لئے دیا۔ جسے پڑھ کر وہ لوگ بہت خوش ہوئے

مکرم ڈاکٹر صاحب نے اپنے خط میں تعجب کے ساتھ اس امر کا ذکر فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی خاص مشیت کے ماتحت وہاں ایسی خوابوں کا متواتر تانتا بندھا ہوا ہے۔ جن میں متفرق لوگوں کو یہ بتایا جا رہا ہے کہ مسیح موعود اور امام مہدی ظاہر ہو گیا ہے۔ اور یہ ایک جگہ نہیں بلکہ سو ڈیڑھ سو میل کے فاصلہ پر عربوں اور حبشی مسلمانوں کو ایسی خوابیں آ رہی ہیں۔ اکثروں کو حضور خواب میں دکھائی دیتے ہیں۔ اور ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں کہ ساتھ میں بھی کھڑا دکھائی دیتا ہوں۔ بعض لوگوں کو صاف صاف ایک شخص سفید لباس میں بمعہ عمامہ دکھایا جاتا ہے۔ اور ایسے رنگ میں دکھایا جاتا ہے۔ کہ ان کے دل یقین سے بھر جاتے ہیں۔

محترم ڈاکٹر صاحب کا اخلاص اور آپ کا تبلیغی شوق قابلِ تقلید ہے۔ آپ اپنے خرچ پر وہاں کتب اور لٹریچر تقسیم کرتے ہیں۔ اور تبلیغ کے ساتھ ساتھ غربا اور مستحقین کی مالی اعانت بھی فرماتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے اخلاص میں برکت دے۔ اور آپ کی مساعی کو اپنے فضل سے بہت بہت فراز فرمائے۔ آمین۔ احباب جماعت اپنی دعاؤں میں ڈاکٹر صاحب موصوف کو ضرور یاد رکھیں۔ اور اس رنگ میں ان کی مدد فرمائیں؛

جلسہ سالانہ قادیان کے حالات کے متعلق ایک اہم تقریر

احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ۶ جنوری بروز اتوار ساڑھے تین بجے بعد دوپہر تعلیم الاسلام کالج ہال میں ایک جلسہ ہوگا۔ جس میں شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور اپنے حالیہ سفرِ قادیان اور درویشان قادیان کے حالات سنائیں گے۔

امید ہے احباب جماعت کثرت سے جلسہ میں شمولیت فرما کر اپنے دائمی مرکز سے محبت کا ثبوت بہم پہنچائیں گے؛

(صدر احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن)

شکریہ

مندرجہ ذیل بہنوں نے ہمیں لنگر خانہ کے واسطے بستر عطا فرمائے ہیں جن کا شکریہ کے ساتھ اعلان کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر عطا کرے۔ اور دوسرے بھائیوں اور بہنوں کو اس نیک مثال کی تقلید کی توفیق بخشے۔

محترمہ والدہ صاحبہ بابو قدرت اللہ صاحب برج انسپکٹر — ایک لحاف

محترمہ نصرت بی بی صاحبہ و نعمت بی بی صاحبہ منجانب والدہ مرحومہ لائلپور — ایک مکمل بستر۔ یعنی لحاف۔ کمبل۔ کھیس دری۔ چادر اور تکیہ

فجزاھما اللہ خیرا

(افسر لنگر خانہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) مرزا برکت علی صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی ہیں۔ ان دنوں زیادہ بیمار ہیں۔ اور بے ہوشی کے دورے بھی پڑ رہے ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ عبدالوحید سلیم (۲) عزیز مولوی نذیر احمد علی صاحب مبلغ افریقہ جو طویل عرصہ تبلیغ اسلام کا اہم فریضہ ادا کرتے رہے ہیں۔ عرصہ سے بیمار ہیں۔ اور بہت کمزور ہو چکے ہیں آجکل بیماری تکلیف دہ صورت میں ہے۔ احباب جماعت احمدیہ اور بالخصوص درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے کہ مولوی صاحب کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں؛ خاکسار۔ محمد بشیر احمد جھنگ

خلافت ہمارے رب کی ایک رحمت ہے

اولاً نبوت ہمارے رب کی ایک نعمت ہے۔ اور ثانیاً خلافت ہمارے رب کی ایک رحمت ہے نبی بھی ایک بشر ہی ہوتا ہے۔ اور بشریت کے تقاضا سے اپنی طبعی عمر پوری کر کے ہم سے جدا ہو جاتا ہے۔ تو نبی کے وصال کے بعد کیا نور نبوت بھی ہم سے چھین لیا جاتا ہے؟ اگر ایسا ہو تو پھر ہمارے لئے موت ہی موت ہے۔ من کان یعبد محمداً فان محمداً قد مات لیکن ومن کان یعبد اللہ فان اللہ حی لا یموت۔ یہ اللہ ہی کا نور ہے جو نبی کے واسطے سے ہم تک پہونچایا جاتا ہے۔ بعینہٖ جیسے ظاہری نور الٰہی سورج کے ذریعہ سے ہمیں عطا کیا گیا ہے۔ اور یہ وہی نور الٰہی ہے جو نبی کی وفات پر خلافت کے واسطے سے بصورت چاند ہمارے لئے مستقل طور پر جاری کیا جاتا ہے۔ در جاننا چاہیئے کہ کسی کو نبی بنانا اور نور الٰہی کا کسی کے قلب پر پرتو ڈالنا اللہ تعالےٰ ہی کا کام ہے۔ خود انسان جس کو چاہیں اپنے انتخاب سے نبی نہیں بنا سکتے۔ اور نہ ہی اپنے انتخاب سے جسے چاہیں وہ خلیفہ بنا سکتے ہیں۔ سورج بھی اللہ تعالےٰ خود ہی بناتا ہے۔ اور چاند بھی خود ہی بناتا ہے۔ ان آسمانی بلندیوں پر چمکنے والے وجودوں پر انسانی ہاتھوں کی پہونچ نہیں ہے کہ جب اور جہاں چاہیں آسمان پر سورج یا چاند کو بٹھا لیں۔ اور پھر جب چاہیں آسمان کے سطح یا چاند کو اپنی طاقت سے ہٹا سکیں۔

اس زمین کے خاکی نظاموں اور بادشاہتوں سے اس روحانی نظام کو کوئی مشابہت نہیں ہے آسمانی نظام سب اللہ تعالےٰ کے اپنے ہاتھ میں ہیں۔ زمینی نظام آج ہے تو کل آناً فاناً کسی انقلابی تحریک سے فوراً ملیامیٹ ہو جاتا ہے۔ ویسئلونک عن الجبال فقل ینسفھا ربی نسفاً۔ روح آسمانی کے فقدان کی وجہ سے بڑے سے بڑے پہاڑوں کی مانند بلند بادشاہت مٹنے کے لئے ہی بنائی گئی ہیں۔ مگر کل شیٔ ھالک الا وجھہ۔ نظام نبوت اور نظام خلافت (کہ وہ بھی نور نبوت ہی کے اجرا کا نام ہے) وجہ اللہ کا ظہور ہوتا ہے۔ ارے خدا کے چہرہ اور خدا کے نور کو بھلا کون مٹا سکتا ہے نبی اور پھر خلیفہ خدا تعالےٰ ہی کا انتخاب ہوتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کے انتخاب کا عزل انسانوں کی طاقت میں نہیں ہے۔

موجودہ دنیا جو اب ایک یقینی ہلاکت کے گڑھے کے کنارے پر کھڑی ہے۔ یہی نظام خلافت ہی اس کے بچاؤ کا واحد ذریعہ ہے۔ اس روح کو ہٹاؤ تو دنیا ایک نقطہ لاشَیٔ بن کر رہ جاتی ہے۔ جس کے سڑنے سے قومی منافرت کا مستقل زہر پیدا ہو کر تمام قوموں کی ہلاکت کا موجب بن سکتا ہے۔ (اور حقیقتاً بن رہا ہے) خلافت اقوام دنیا کو متحد کرنے اور ان کو ہلاکت سے بچانے کے وہ رحمت الٰہی کا ظہور ہے۔ جو عین اس وقت پیدا کیا گیا ہے۔ جبکہ دنیا کو اس کی ضرورت تھی۔

اللھم صل علی سیدنا محمد وعلیٰ آل سیدنا محمد وعلیٰ خلفائہ وبارک وسلم انک حمید مجید

خاکسار:۔ ڈاکٹر بدر الدین احمد

راس المال پر زکوٰۃ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان

عن سمرۃ بن جندب قال اما بعد فان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کان یأمرنا ان نخرج الصدقۃ من الذی نعد للبیع (ابو داؤد باب العروض اذا کان للتجارۃ)

ترجمہ: سمرۃ بن جندب سے روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمیں حکم دیا کرتے تھے۔ کہ ہم ہر اس چیز سے زکوٰۃ ادا کریں۔ جس کی ہم تجارت کرتے ہیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

روزنامہ — الفضل — لاہور

مورخہ ۵ جنوری ۱۹۵۲ء

فلیضحکوا قلیلاً ولیبکوا کثیراً

(۲)

"کوثر" کے یہ مسخرہ صاحب اتنی موٹی بات نہیں سمجھ سکتے کہ ایک سوسائٹی کا رکن رہتے ہوئے سوسائٹی کے کسی قاعدہ کی خلاف ورزی سوسائٹی کے قانون کے مطابق قابل سزا ہو سکتی ہے۔ مگر جب کوئی شخص سوسائٹی کی رکنیت ہی ترک کر دے تو سوسائٹی کے قانون سے بھی باہر ہو جاتا ہے۔ اس کو سوسائٹی کوئی سزا نہیں دے سکتی۔ کیونکہ سوسائٹی کی شرائط کا اس پر اطلاق ختم ہو جاتا ہے۔ مثلاً اگر کسی سوسائٹی کا یہ قاعدہ ہو کہ اکثریت کا فیصلہ ناطق ہو گا۔ اگر سوسائٹی کوئی فیصلہ اس اصول کے مطابق کرے تو ہر رکن کا فرض ہے کہ اس فیصلہ کے آگے سر تسلیم خم کرے۔ خواہ وہ اکثریت کے فیصلہ سے متفق ہو یا نہ ہو۔ اب اگر وہ سوسائٹی میں رہتے ہوئے اس فیصلہ کی خلاف ورزی کرے گا۔ تو سوسائٹی کے قانون کے مطابق اس کی باز پرس ہو گی۔ لیکن اگر وہ سوسائٹی کی رکنیت ہی چھوڑ دے تو پھر اس فیصلہ کی خلاف ورزی اسکو کسی جرم کا مرتکب قرار نہیں دے سکتی چنانچہ اکثر ایسے لوگ جو کسی فیصلہ سے متفق نہیں ہوتے سوسائٹی کی رکنیت سے استعفا دے دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کی ضمیر ان کو اجازت نہیں دیتی کہ وہ اس کے رکن رہیں۔

اب حضرت علی کرم اللہ وجہ کے نزدیک آپ خلافت سے معزول نہیں ہو سکتے تھے۔ کوئی رائے عامہ ایسا نہیں کر سکتی تھی۔ جب ان کی جماعت کے ایک حصہ نے ان کو معزول قرار دے دیا اور وہ ان کے عزل پر مصر ہوئے۔ اور نہ صرف مصر ہوئے بلکہ انہوں نے ایسی تدبیریں بھی عمل میں لانا شروع کر دیں۔ جو آپ کو خلافت سے علیحدہ کر دیتیں۔ تو صریحاً یہ آپ کی خلافت کے خلاف ایک باغیانہ اقدام تھا۔ اور حارب اللّٰہ والرسول کی تعریف میں آتا تھا۔ خارجی نہ صرف یہ کہ اسلام کے اندر رہتے ہوئے عقیدۃً اسلام کے ایک فیصلہ کے خلاف تھے۔ بلکہ بزور اس فیصلہ کو بدلنے پر تلے ہوئے تھے۔ یہ محض نظری اختلاف رائے نہیں تھا۔ کہ نظر انداز کر دیا جاتا اس لئے حضرت علی کرم اللہ وجہ کو ان کی سرکوبی کرنا پڑی۔ خوارج کی تاریخ بتاتی ہے۔ کہ وہ مدت تک اسلامی مملکت میں باعث فتنہ و فساد بنے رہے۔ اس سے ان کی ذہنیت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ پھر حضرت علیؓ کے نزدیک "عزل خلفاء" کا عقیدہ اسلامی سوسائٹی کے قواعد کے خلاف تھا۔ کوئی شخص ایسا عقیدہ رکھ کر اور آپ کی خلافت کا انکار کر کے اسلامی سوسائٹی میں نہیں رہ سکتا تھا کیونکہ جب وہ آپ کو خلیفہ نہیں مانتے تو آپ کے احکام کو بھی نہیں مان سکتے تھے۔ اس سے خلافت کے کاروبار میں سخت روکاوٹ پیدا ہوتی تھی۔ اگر وہ اسلام سے نکل جاتے تو پھر کوئی خدشہ نہیں رہتا تھا۔ مگر وہ اسلام میں رہتے ہوئے ناقابل معزولی خلیفہ کی معزولی پر مصر تھے جو باعث فتنہ و فساد تھی۔ اس لئے خلافت کے لئے ان کا استیصال لازم ہو گیا تھا۔

اسلام فتنہ و فساد کے خلاف ہے۔ قرآن کریم نے اس کے متعلق صاف اور غیر مبہم الفاظ میں نہ صرف احتجاج کیا ہے۔ بلکہ اس کو مٹانے کے لئے پورا پورا اقدام لینے کی بارہا تاکید فرمائی ہے۔ الفتنۃ اشد من القتل فتنہ قتل سے بھی زیادہ سخت ہے۔ اس لئے قرآن کریم فرماتا ہے

قاتلوھم حتیٰ لا تکون فتنۃ

کہ جب تک فتنہ فرو نہ ہو جائے فتنہ برپا کرنے والوں سے لڑتے جاؤ۔ لیکن جب فتنہ بیٹھ جائے۔ تو تلوار میان میں کر لو۔ ایک قانوناً قائم شدہ خلافت کے خلاف اٹھ کھڑے ہونا سخت فتنہ ہے اس کا مٹانا ضروری تھا۔

فتنہ و فساد کے متعلق یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اسلام عملی فتنہ و فساد کو مٹانے کا حکم دیتا ہے نہ کہ کسی خیالی فتنہ و فساد کو۔ اسلام کے عقائد کے خلاف کوئی عقیدہ رکھنا بذات خود فتنہ و فساد کی تعریف میں نہیں آتا۔ جب تک کہ ایسا عقیدہ نظام ملکی کو درہم برہم کرنے کی فوری دھمکی کے مقام پر نہ ہو۔ مثلاً اگر خوارج کا "عزل خلفاء" کا عقیدہ محض نظری ہوتا۔ اور وہ خلافت کے کاروبار کی سرانجام دہی میں مخل نہ ہوتا۔ اور وہ ملکی نظام میں رخنہ اندازی کے مترادف نہ ہوتا۔ اور خوارج باوجود اختلاف رائے کے خلافت کی اطاعت اور وفاداری قائم رکھتے۔ تو حضرت علیؓ ضرور ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیتے۔ مگر یہ عقیدہ ہی فی نفسہٖ ایسا تھا کہ جس سے نظام ملکی پر براہ راست ضرب پڑتی تھی۔ اس لئے اسکو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا تھا۔

اب بتایا جائے کہ اس سے یہ کس طرح استنباط ہو سکتا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص اسلام ترک کر کے نظام ملکی کا وفادار بھی رہنا چاہے۔ تو پھر بھی اسکو قتل کر دینا ضروری ہے۔

جیسا کہ ہم پہلے بھی عرض کر چکے ہیں۔ جب آپ کے نزدیک بھی پیدائشی کافر نظام ملکی کا وفادار رہ کر اسلامی حکومت میں امن و امان سے رہ سکتا ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ ایک تارک اسلام جو ملکی نظام کا وفادار رہتا ہے۔ اس میں امن و امان سے نہیں رہ سکتا۔ کیا یہ عجیب و غریب منطق نہیں ہے۔ کہ ابو جہل جیسا دشمن اسلام تو خلافت اسلامیہ میں امان پا سکتا ہے۔ اگر وہ اس کی وفاداری اختیار کرے۔ لیکن عبداللّٰہ بن ابی سرح باوجود اقرار وفاداری کے نہیں رہ سکتا۔ اسلام کا اصول وہی ہے۔ جو ہم نے اوپر قرآن کریم سے بیان کیا ہے۔ کہ ایک شخص خواہ اس کا کوئی دین ہو۔ ملکی نظام کا وفادار رہ کر اسلامی ملک میں امن و امان سے رہ سکتا ہے۔ لیکن فتنہ و فساد برپا کرنے والا خواہ کتنا ہی مسلمان کیوں نہ ہو غدار ہے۔ اس کا استیصال لازمی ہے۔ چونکہ ایک مسلمان کا خلیفہ وقت کو۔ یاد رکھیئے۔ ہم نے لکھا ہے۔ خلیفہ وقت کو معزول سمجھنا بذات خود باغیانہ اقدام ہے۔ کیونکہ کسی شخص کے سینہ میں فطرتاً دو دل نہیں ہو سکتے۔ خلافت سے غداری اور خلافت سے وفاداری۔ ایک وقت میں ایک ذہنیت میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ لیکن خلافت سے وفاداری اور اسلام کا انکار ایک ذہنیت میں جمع ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ پیدائشی کافر کی صورت میں فی الواقعہ ہوتا ہے۔ اور جو سب علمائے اسلام کے نزدیک اسلام کا مسلمہ اصول ہے۔ اس لئے "کوثر" کے مسخرہ کا یہ کہنا کہ

"یا تو یہ دعوے کہ کوئی شخص خدا کو الوہیت سے اور رسول کو رسالت سے معزول کر دینے کا عقیدہ بھی رکھے اور اسلامی ریاست جن اصولوں پر قائم ہے ان کو مان کر پھر ان سے بغاوت کا اعلان بھی کر دے۔ اس کو سزا کوئی نہیں۔ اور یا یہ داعیہ کہ جو شخص خلیفہ معزول کرنے کا عقیدہ رکھے۔ اسے تلوار میان سے نکال کر قتل کر دینا چاہیئے"

محض لفظی طلسم ہے اور کچھ بھی نہیں۔ خدا اور رسول کا منکر ملکی نظام کی وفاداری کر کے اسلامی ریاست میں رہ سکتا ہے مگر ملکی نظام کا منکر خواہ کتنا بھی مسلمان ہو ملک میں نہیں رہ سکتا۔ جہاں تک خدا و رسول کے انکار کا تعلق ہے پیدائشی انکار اور بعد کے پیدا کردہ انکار یعنی ارتداد سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اصل بات دیکھنے والی یہ ہے کہ کوئی ملکی نظام کا پابند ہے یا نہیں۔ جب پیدائشی کافر صرف اس شرط پر اسلامی ریاست میں رہ سکتا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ مرتد اس شرط پر نہیں رہ سکتا۔ جب تک کوئی معقول وجہ نہ ہو دونوں کا حال یکساں ہے۔

حضرت علیؓ نے خوارج کو اس لئے سزا نہیں دی تھی۔ کہ انہوں نے آپ کی بیعت کر کے کیوں توڑ دی ہے۔ بلکہ اس لئے دی تھی۔ کہ وہ آپ کی خلافت کے غدار تھے۔ آپ کی خلافت کے حدود میں کوئی غدار خواہ اس نے آپ کی بیعت کی تھی یا نہیں کی تھی نہیں رہ سکتا تھا۔ اس لئے جو بھی "عزل خلفا" کے عقیدہ میں شامل تھا خواہ اس نے بیعت کی تھی یا نہیں۔ آپ کی جائز خلافت کا غدار تھا غدر کبیر کا مرتکب تھا۔ اس لئے مستوجب سزا تھا۔ کیونکہ ہر ایک ریاست میں باعث فتنہ و فساد تھا۔ جو بھی کسی ریاست میں باعث فتنہ و فساد ہو گا وہ سزا کا مستوجب سمجھا جائے گا۔ خواہ وہ شروع سے ایسا تھا یا بعد میں ایسا بن گیا ہو۔ خواہ وہ خدا اور رسول کا منکر ہو یا نہ ہو۔ پہلے منکر ہوا تھا یا بعد میں ہوا ہو۔ اگر وہ اسلامی ریاست کا وفادار ہے۔ اسکو اسلامی ریاست از روئے عدل و انصاف کچھ نہیں کہہ سکتی۔ کیونکہ جہاں تک ریاست کا تعلق ہے اصل چیز ملک میں فتنہ و فساد ہے۔ جو شخص فتنہ و فساد برپا نہیں کرتا۔ اگر وہ شروع ہی سے کافر ہے۔ یا بعد میں ہوا ہے۔ دونوں حالتوں میں کوئی وجہ امتیاز نہیں ہے۔ کہ ایک کو تو امن و امان دی جائے۔ اور ایک کو گردن زدنی قرار دیا جائے۔

بات میں فرق کرنا سیکھیئے جو حضرت علیؓ کو خلافت سے معزول کرتا ہے۔ اس کو حضرت علیؓ سزا دے سکتے ہیں۔ مگر جو خدا کو الوہیت اور رسول اللہ کو رسالت سے معزول کرتا ہے۔ اس کو خدا تعالےٰ اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہی سزا دے سکتے ہیں کوئی انسانی عدالت نہیں دے سکتی۔

اس کے بعد ہم پھر مودودی صاحب کے مسخرہ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ جب تک آپ دینی مسائل میں تمسخر و استہزا کو نہیں چھوڑیں گے۔ اور قرآن کریم کی ہدایت فلیضحکوا قلیلاً ولیبکوا کثیراً پر عمل کرنا نہیں سیکھیں گے۔ آپ کو دینی مسائل کا صحیح عرفان حاصل نہیں ہو سکے گا۔ اللہ تعالےٰ کا خوف دل میں پیدا کرو۔ تاکہ اسلامی مسائل کو صحیح سمجھنے کا ذوق پیدا ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شرم آنکھوں میں پیدا کرو۔ تاکہ صراط مستقیم کے نشان دیکھ سکو خدا تعالےٰ و رسولؐ کی باتوں میں بھانڈپن اختیار کرنا پرلے درجہ کی سفاہت ہے۔ اور کچھ بھی نہیں۔

وما علینا الا البلاغ

سرزمین ربوہ میں جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۵۱ء

بزرگان سلسلہ کی اہم تقاریر

دوسرے روز کے پہلے اجلاس کی روئداد

پردہ اسلام میں نقاب سے اپنے چہرہ کو ڈھانپ لینے یا زینت چھپانے کا نام نہیں۔ اس پر ہمیں مجموعی حیثیت سے نظر ڈالنی چاہیئے۔ اصل سوال یہ ہے کہ پردہ کی غرض و غایت کیا ہے۔ اور اس نظام کے ساتھ ہم کیا چیز حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ باقی چہرہ کا چھپانا یا نہ چھپانا یہ تو فروعی چیزیں ہیں۔ اگر یہ ثابت ہو جائے۔ کہ چہرہ کو کھلا رکھنے سے پردہ کی اصل غرض و غایت فوت ہو جاتی ہے۔ اور پردہ کے نظام کے ساتھ ہم جو چیز حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اس طرح ہمیں حاصل نہیں ہوتی تو لامحالہ ہمیں اسی امر کا فیصلہ کرنا پڑے گا۔ کہ چہرہ پردہ میں شامل ہے۔

مرتبہ:- شیخ محمد احمد پانی پتی

تقریر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ایم-اے

۲۷ تاریخ کا پہلا اجلاس ٹھیک آٹھ بجے زیر صدارت جناب ملک غلام محمد خان صاحب مون(؟) شروع ہوا۔ سب سے پہلے جناب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم-اے پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور نے "اسلامی پردہ اور اس پر اعتراضات کے جوابات" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

کیا چہرہ پردہ میں شامل ہے؟

آپ نے سب سے پہلے "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں سے ایک اقتباس پڑھا۔ اور اس کے بعد فرمایا۔ کہ آجکل عام طور پر یہ خیال پایا جاتا ہے۔ اور بعض احمدی احباب بھی اس رو میں بہ گئے ہیں۔ کہ پردہ میں چہرہ شامل نہیں ہے۔ میں اس جگہ فقہی استدلال میں تو جانا نہیں چاہتا۔ لیکن یہ ضرور عرض کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ سب سے زیادہ پردہ کی جگہ چہرہ ہی ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ اگر چہرہ پردہ میں شامل نہیں تو اور ایسی چیز کونسی ہے۔ جسے چھپانے کا قرآن کریم میں حکم دیا گیا ہے۔ احادیث سے ثابت ہے۔ کہ ازواج مطہرات اپنے چہروں کو نقاب سے چھپایا کرتی تھیں۔

آپ نے دوران تقریر میں بتلایا۔ کہ پردہ اسلام میں نقاب سے اپنے چہرہ کو ڈھانپ لینے یا زینت چھپانے کا نام نہیں۔ اس پر ہمیں مجموعی حیثیت سے نظر ڈالنی چاہیئے۔ اصل سوال یہ ہے کہ پردہ کی غرض و غایت کیا ہے۔ اور اس نظام کے ساتھ ہم کیا چیز حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ باقی چہرہ کا چھپانا یا نہ چھپانا یہ تو فروعی چیزیں ہیں۔ اگر یہ ثابت ہو جائے۔ کہ چہرہ کو کھلا رکھنے سے پردہ کی اصل غرض و غایت فوت ہو جاتی ہے۔ اور پردہ کے نظام کے ساتھ ہم جو چیز حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اس طرح ہمیں حاصل نہیں ہوتی۔ تو لامحالہ ہمیں اسی امر کا فیصلہ کرنا پڑیگا۔ کہ چہرہ پردہ میں شامل ہے۔

پردہ کی غرض و غایت

پردہ کی غرض و غایت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تحریرات میں یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ اس کے ذریعہ آنکھ کان۔ ناک۔ دل وغیرہ کی پاکیزگی قائم کی جائے۔ مرد و عورت اخلاقی اور روحانی پاکیزگی حاصل کریں۔ اور اسی پاکیزگی پر قائم رہیں۔ اس کے لئے اسلام نے یہ طریق بتایا ہے۔ کہ مرد و عورت کا آزادانہ اختلاط نہ ہو۔ اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے بعض قیود ان پر عائد کر دی ہیں۔ مثلاً غض بصر اور زینت کا چھپانا۔ یاد رہے کہ مرد کو بھی پردہ کا حکم دیا گیا ہے۔ اور عورت کو بھی۔ مرد کو بھی غض بصر کا حکم دیا گیا ہے اور عورت کو بھی، مرد کو بھی عورت کے سامنے زینت کے اظہار سے روکا گیا ہے۔ اور اسی طرح عورت کو بھی مرد کے سامنے زینت کے اظہار سے روکا گیا ہے۔

پردہ کے بعض مزید فوائد

آپ نے فرمایا۔ کہ جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ پردہ کا مقصد روحانی اور اخلاقی پاکیزگی کا قیام ہے۔ اصل مقصد روحانیت ہے۔ لیکن اسلام کا یہ حکم ایسا ہے۔ کہ اس دنیا میں بھی اس سے بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

قومی اور انفرادی لحاظ سے بھی پردہ ضروری ہے

اللہ تعالےٰ پردہ کا حکم دیتے ہوئے فرماتا ہے۔ ذالک ازکیٰ لھم واطھر۔ یعنی اس سے تمہاری روحانی اور اخلاقی حالت قومی اور انفرادی لحاظ سے درست ہو جاتی ہے۔ جن ممالک میں پردہ کا رواج نہیں۔ ان کا اور اس ماحول کا تجزیہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں فواحش بڑی کثرت سے پھیلے ہوئے ہیں۔ گندا لٹریچر پھیلا ہوا ہے۔ طبائع میں کوئی سکون نہیں ہے۔ بلکہ ایک ہیجان پایا جاتا ہے۔ ان امور کے گواہ ان ممالک کے مفکرین بھی ہیں۔ وہاں مفکرین کے بعض اقتباسات بھی آپ نے [illegible] یہ حقیقت ہے

کہ جب عورت برسر عام بے حجابانہ آئے گی۔ اور نگاہیں اس کی طرف بے باکانہ اٹھیں گی۔ تو اس وقت نفس پر قابو پانا نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن ہو جائیگا۔

جسمانی لحاظ سے پردہ کی ضرورت

پہلی حکمت جو قرآن کریم نے پردہ کی بتلائی ہے۔ وہ دل کی پاکیزگی کا حصول ہے۔ لیکن دل کی پاکیزگی کے ساتھ جسمانی لحاظ سے بھی صحت کے برقرار رکھنے کے لئے پردہ کا برقرار رہنا ضروری ہے۔ کیونکہ جہاں بے پردگی ہوگی۔ اور آزادانہ اختلاط ہوگا۔ وہاں ہر قسم کے تعلقات قائم ہو جاتے ہیں۔ اور اس کا نتیجہ جسمانی لحاظ سے بہت ہی خراب اور تباہ کن ہو سکتا ہے۔

پردہ قتل اولاد سے روکتا ہے

ایک اور زبردست فائدہ یہ ہے۔ کہ پردہ کی وجہ سے اولاد کو قتل کرنے کا دروازہ بند کر دیا جاتا ہے۔ اس کے برعکس جہاں بے پردگی ہوگی۔ وہاں اولاد کی ہلاکت کے اسباب پیدا ہو جاتے ہیں۔ یورپ میں حد سے زیادہ آزادانہ اختلاط کے نتیجہ میں عورت کی دماغی کیفیت میں ایسا توازن برقرار نہیں رہا۔ کہ وہ بچے پالنے کی مصیبت اور تکلیف کو اپنے لئے برداشت کر سکے۔ اور جب ماں کی دماغی کیفیت وہ نہ رہے۔ جو بچے کو پالنے کے لئے ضروری ہے۔ تو لازمی امر ہے کہ وہ بچے ہلاک ہو جائیں گے۔ اس کا ہولناک نتیجہ یہ نکل رہا ہے۔ کہ یورپ میں نہ صرف ناجائز بچے ہی ضائع کئے جاتے ہیں۔ بلکہ لاکھوں جائز بچے بھی ضائع کر دیئے جاتے ہیں۔ اور برتھ کنٹرول وغیرہ کے ذریعہ بچوں کی پیدائش کو مسدود کر دیا جاتا ہے۔ قومی نقطہ نگاہ سے یہ اتنی خطرناک بات ہے۔ جس کی کوئی حد نہیں۔ ظاہر ہے کہ اگر بچوں کو اسی طرح قتل کیا جاتا رہے۔ تو خطرہ ہے۔ کہ آہستہ آہستہ ساری قوم ہی نیست و نابود ہو جائے۔ کیونکہ جب نسل ہی نہ چلے گی۔ تو قوم کا وجود کس طرح باقی رہیگا۔ چنانچہ موجودہ حالات کو دیکھتے ہوئے اب ان لوگوں کو ہوش آنا شروع ہوا ہے۔ اور وہاں یہ چیخ و پکار جاری ہے۔ کہ اس تباہ کن رجحان کو روکا جائے۔ لیکن یہ حقیقت ہے۔ کہ جب تک وہ اس بیماری کی جڑ کو نہ پکڑیں گے۔ اس وقت تک اس کو وہ کسی طرح بھی کم نہیں کر سکتے۔

پردہ کے متعلق بعض اعتراضات اور ان کے جوابات

پردہ کے متعلق بڑے بڑے اعتراضات یہی ہیں کہ پردہ تعلیمی۔ تمدنی۔ خاندانی اور انفرادی ترقی کے راستہ میں روک بنتا ہے۔ حالانکہ یہ بات قطعی غلط ہے۔ اور پردہ کسی طرح بھی عورت کی ترقی کے رستہ میں روک نہیں بنتا۔ مرد و عورت ایک دوسرے سے علم سیکھ سکتے ہیں۔ اور اس کی سینکڑوں مثالیں موجود ہیں۔ پردہ کی اصل حدود میں رہ کر عورت ہر قسم کی ترقی کر سکتی ہے۔ اور تمام جائز مقصد کے حصول میں پردہ میں

کسی ایک حد تک کمی کئے جانے کی ضرورت محسوس کی گئی۔ تو شارع نے کہا ہے۔ کہ اس حد تک پردہ میں کمی کی جا سکتی ہے۔ بشرطیکہ اس سے اصلی روح پردہ کی قائم رہے۔ چنانچہ اس امر کی کئی روایات احادیث میں موجود ہیں۔ کہ غزوات کے موقع پر عورتیں میدان جنگ میں جایا کرتی تھیں۔ وہاں زخمیوں کی مرہم پٹی کیا کرتی اور ان کو پانی پلایا کرتی تھیں۔ زخمیوں اور مقتولوں کو میدان جنگ سے واپس مدینہ لے جایا کرتی تھیں۔

اسی طرح حج کے موقعہ پر بھی عورت کو حکم ہے کہ وہ نقاب نہ پہنے۔ بلکہ گھونگھٹ نکالے ہوئے حج کرے۔

لیکن یہ یاد رہے۔ کہ یہ فیصلہ کرنا کہ کس موقعہ پر پردہ میں کمی کی جا سکتی ہے۔ اور کس موقعہ پر نہیں ہر کس و ناکس کا کام نہیں بلکہ ایسے موقعوں کی وضاحت کرنا صرف امام وقت کا کام ہے۔

اس موقعہ پر آپ نے چند یورپین مصنفین کی تحریرات سنائیں۔ جن میں پردہ پر لغو اور فضول اعتراضات کئے گئے تھے اور مختصر طور پر ان کے جوابات بھی دیئے۔

تقریر سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب

میرزا ناصر احمد صاحب کے بعد سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ نے "حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کی اہمیت اور ہماری ذمہ داری" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ تقریر سے پہلے آپ نے سورہ مریم کی ان آیات کی تلاوت فرمائی کھیعص۔ ذکر رحمۃ ربک عبدہ زکریا اذ نادیٰ ربہ نداء خفیا۔ قال رب انی وھن العظم منی واشتعل الراس شیبا ولم اکن بدعائک رب شقیا۔ وانی خفت الموالی من ورائی وکانت امراتی عاقرا فھب لی من لدنک ولیا یرثنی ویرث من اٰل یعقوب واجعلہ رب رضیا۔ یٰزکریا انا نبشرک بغلام اسمہ یحییٰ لم نجعل لہ من قبل سمیا۔ قال رب انی یکون لی غلام وکانت امراتی عاقرا وقد بلغت من الکبر عتیا۔ قال کذالک۔ قال ربک ھو علی ھین وقد خلقتک من قبل ولم تک شیئا۔

اور پھر فرمایا۔ کہ سورہ مریم میں ایک نشان رحمت کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور اس میں خدا تعالیٰ کی صفت وہابیت کا بار بار ذکر کیا گیا ہے۔ اس سورۃ کو کٓ سے شروع کیا گیا ہے۔ جس کے معنے ہیں کذالک (اسی طرح) یعنی جس طرح سورۃ کہف

میں بڑے عظیم الشان امور کے متعلق پیشگوئیاں مذکور ہیں۔ اسی طرح کی سورۃ مریم میں بھی ہیں (سورۃ مریم سے پہلی سورۃ سورۃ کہف ہے) جہاں سورۃ کہف میں یاس اشد بدین اکا ذکر کر کے لوگوں کو عذاب الٰہی سے ڈرایا ہے وہاں سورۃ مریم میں رحمۃ ربک کا ذکر کر کے مومنوں کو خوش بھی کیا گیا ہے۔ دونوں میں جہاں ایک طرف ایک زبردست خطرہ کا ذکر کیا گیا ہے وہاں ایک زبردست بشارت کا بیان بھی کیا گیا ہے۔

سورۃ کہف میں دجال کا ذکر ہے اور دجال کے ساتھ مسیح موعودؑ کے آنے کا بھی وعدہ ہے۔ جس طرح خدا تعالیٰ نے ذکریاؑ کو ایک نشان رحمت دیا تھا یعنی ان کو ایک بیٹے کی بشارت دی تھی اسی طرح مسیح موعودؑ کو بھی ایک نشانِ رحمت دیا گیا یعنی ان کو بھی ایک بیٹے کی پیدائش کی بشارت دی گئی (جناب شاہ صاحب نے وہ بشارت مفصل طور پر سنائی اور اس کے سنانے کے بعد فرمایا کہ) اس پیشگوئی کی اہمیت اپنے کام کے لحاظ سے اتنی ہی بڑی ہے جتنی سورۃ کہف میں مذکور فتنہ دجال کی۔ جہاں دجال کے متعلق فرمایا ہے کہ وہ تمام دنیا پر چھا جائے گا اور زمین کے خزانے اس کے پیچھے پیچھے چلیں گے وہاں مصلح موعود کے متعلق بھی یہ خبر دی گئی ہے کہ:۔

"وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا
اور قومیں اس سے برکت پائیں گی"

پیشگوئی کی یہ اہمیت ہمارے سر پر بھی ایک بہت بڑی ذمہ داری ڈالتی ہے کہ ہم اپنے فرائض کو اچھی طرح پہچانیں اور ہمارے سپرد تمام دنیا کو اسلام کا پیغام پہنچانے کا جو عظیم الشان کام سپرد کیا گیا ہے اس کو باحسن طریق انجام دیں۔

تقریر ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم

شاہ صاحب مکرم کی تقریر کے بعد جناب ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم نے تقریر فرمائی جس میں آپ نے مخالفین سلسلہ کے بعض اہم اعتراضات کے جوابات دیئے۔

کیا احمدی جہاد کے منکر ہیں؟

سب سے پہلے آپ نے اس اعتراض کا جواب دیا کہ احمدی جہاد کے منکر ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ ایک محض لغو اعتراض ہے جو محض احمدیت سے لوگوں کو متنفر کرنے اور احمدیوں کے خلاف حقارت پھیلانے کے لئے کیا جاتا ہے ہم ہی اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ اپنے عقائد اور ان کی تشریح لوگوں کے سامنے بیان کریں۔ کسی دوسرے کا یہ حق ہرگز نہیں ہے کہ وہ اپنی طرف سے من گھڑت باتیں ہماری طرف منسوب کر دے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہرگز جہاد کے منکر نہیں۔ البتہ آپ نے یہ ضرور فرمایا ہے کہ جہاد اسی وقت فرض ہوتا ہے جب اس کی شرائط پوری ہوں۔ اگر آدمی بے ہوش ہو تو اس پر نمازیں فرض نہیں ہوتیں اور اس بنا پر اس پر کفر کا فتویٰ نہیں لگ سکتا تو اس شخص پر کس طرح کفر کا فتویٰ لگ سکتا ہے جو یہ کہتا ہو کہ چونکہ اس وقت جہاد بالسیف کی شرائط پوری نہیں ہیں اس لئے اس وقت جہاد بالسیف جائز نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن شریف۔ احادیث اور واقعات کے لحاظ سے یہ ثابت کیا کہ چونکہ انگریزی حکومت کی طرف سے اسلام کے خلاف تلوار نہیں اٹھائی جاتی اس لئے ان کے خلاف بھی تلوار اٹھانے کی اجازت نہیں چنانچہ آیت اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علیٰ نصرھم لقدیر الخ پکار پکار کر یہ اعلان کر رہی ہے کہ جہاد بالسیف اسی وقت جائز ہے جب کفار اسلام کے خلاف طاقت کا استعمال شروع کر دیں اور بزور اسلام کو مٹانے کے در پے ہو جائیں۔

جماعت احمدیہ کے معترضین نے خود کیوں جہاد نہیں کیا؟

جناب خادم صاحب نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ قرآن مجید میں آیا ہے کونوا مع الصادقین رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی فرماتے ہیں لا یجمع امتی علی الضلالۃ کہ میری امت ضلالت پر کبھی اکٹھی نہیں ہوگی۔ ادھر ہم دیکھتے ہیں کہ ساری امت محمدیہ نے کسی زمانہ میں بھی انگریزوں کے خلاف جہاد نہیں کیا۔ اور عملاً امت محمدیہ کا اس بات پر اجماع ہو گیا کہ انگریزوں کے خلاف جہاد جائز نہیں۔ وہ لوگ جو اسی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں ان سے پوچھنا ہوں کہ کیا امت محمدیہ میں سے کسی ایک فرد کے بھی انگریزوں کے خلاف جہاد نہ کرنے کی وجہ سے قرآنی آیت کونوا مع الصادقین نعوذ باللہ غلط نہیں ٹھہرتی؟ کیا اگر انگریزوں سے جہاد کرنا ضلالت تھی تو کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نعوذ باللہ غلط نہ ٹھہرا۔ کہ لا یجمع امتی علی الضلالۃ میری امتی ضلالت پر اکٹھی نہ ہوگی۔

جناب خادم صاحب نے حضور علیہ السلام کی تحریرات پیش کر کے بتلایا کہ حضور علیہ السلام کے زمانہ میں جہاد روحانی رنگ پکڑ گیا تھا۔ اور اس سلسلہ میں حضور علیہ السلام کا یہ ارشاد بھی پیش کیا۔

"یہی جہاد ہے جب تک کہ خدا تعالیٰ کوئی دوسری صورت دنیا میں ظاہر کرے"

شرک فی الرسالت

احراری اپنے جلسوں اور اخبارات میں عموماً یہ فقرہ دہراتے رہتے ہیں کہ ہم اور سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں لیکن شرک فی الرسالت برداشت نہیں کر سکتے۔ اس پر بحث کرتے ہوئے جناب خادم صاحب نے فرمایا کہ شرک کے معنے ہیں خدا کی خدائی میں کسی کو شریک کرنا۔ نہ معلوم یہ شرک فی الرسالت کی اصطلاح کہاں سے نکلی ہے؟ اگر یہ اصطلاح ٹھیک مان بھی لی جائے تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ شرک فی الرسالت سے آپ لوگ اتنے مضطرب کیوں ہیں۔ حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تو اس کو دعا کر کے حاصل کیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اس دعا کو اس طرح بیان کیا ہے۔

واجعل لی وزیرا من اھلی اشرکہ فی امری (طٰہٰ ۲) یعنی اے خدا میرے اہل وعیال میں سے کسی شخص کو میرا وزیر مقرر کر دے اور میرے معاملہ (نبوت) میں اس کو شریک کر دے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے حضرت ہارونؑ کو ان کے ساتھ نبوت عطا فرمائی اگر یہ ایسی ہی غیرت والی بات تھی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کر کے اسے کیوں حاصل کیا؟

موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں شرک فی الرسالت کا سوال

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بھی یہ سوال پیدا ہوا تھا کہ شرک فی الرسالت برداشت نہیں کی جا سکتی۔ یہ سوال اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کا جو جواب دیا تھا وہ بائیبل میں یوں مذکور ہے۔

"خداوند نے موسیٰؑ سے کہا کیا خداوند کا ہاتھ چھوٹا ہو گیا ہے۔ اب تو دیکھ لیگا کہ جو کچھ میں نے تجھ سے کہا ہے وہ پورا ہوتا ہے یا نہیں۔ تب موسیٰ نے باہر جا کر خداوند کی باتیں ان لوگوں کو کہہ سنائیں اور قوم کے بزرگوں میں سے ستر شخص اکٹھے کر کے ان کو خیمہ کے گرداگرد کھڑا کر دیا۔ تب خداوند ابر میں ہو کر اترا اور اس نے موسیٰؑ سے باتیں کیں اور اس روح میں سے جو اس میں تھی کچھ لے کر اسے ان ستر بزرگوں میں ڈالا۔ چنانچہ جب روح ان میں آئی تو وہ نبوت کرنے لگے لیکن بعد میں پھر کبھی نہ کی۔ پران میں سے دو شخص لشکر گاہ ہی میں رہ گئے ایک کا نام الداد اور دوسرے کا نام میداد تھا۔ ان میں بھی روح آئی۔ یہ بھی ان میں سے تھے جن کے نام لکھ لئے گئے تھے پر یہ خیمہ کے پاس نہ گئے اور لشکر گاہ میں ہی نبوت کرنے لگے۔ تب کسی جوان نے دوڑ کر موسیٰؑ کو خبر دی اور کہنے لگا کہ الداد اور میداد لشکر گاہ میں نبوت کر رہے ہیں۔ سو موسیٰؑ کے خادم نون کے بیٹے یشوع نے جو اس کے چنے ہوئے جوانوں میں سے تھا موسیٰؑ سے کہا اے میرے مالک موسیٰؑ تو ان کو روک دے۔ موسیٰ نے کہا کیا تجھے میری خاطر رشک آتا ہے۔ کاش خداوند کے سب لوگ نبی ہوتے اور خداوند اپنی روح ان سب میں ڈالتا۔"

(گنتی باب ۱۱ آیت ۲۳۔۳۰)

سو اگر موسیٰؑ جو نبی ہیں اور ان کے سامنے ان کی شرک فی الرسالت کی جا رہی ہے۔ وہ اس پر برا نہیں مانتے بلکہ الٹا یہ کہتے ہیں۔

"کاش خداوند کے سب لوگ نبی ہوتے اور خداوند اپنی روح ان سب میں ڈالتا"

تو یہ لوگ کون ہوتے ہیں شرک فی الرسالت پر غیرت کا اظہار کرنے والے؟

جناب ملک صاحب کی تقریر کے بعد دوسرے روز کا پہلا اجلاس ختم ہوا۔ نماز ظہر وعصر کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض مختلف امور پر تقریر فرمائی جو احباب کرام کی خدمت میں پیش کی جا چکی ہے۔

حضرت بھائی عبدالرحمٰن قادیانی کی علالت

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کو ایک دفعہ پہلے انفلوئنزا کا حملہ ہوا تھا اب دوبارہ حملہ ہوا ہے۔ نیز ڈاکٹر صاحب نے کہا ہے کہ آنکھوں میں موتیا بھی اتر آیا ہے۔ لہٰذا احباب ان کو خط وکتابت کا جواب دینے میں معذور سمجھا کریں اور ان کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

مرزا برکت علی آف آبادان (ایران)

پتہ مطلوب ہے

(۱) چوہدری احمد علی صاحب ۱۹۴۸ء میں آرڈیننس ڈپو لاہور چھاؤنی میں ملازم تھے وہ جس جگہ ہوں اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔ اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو تو وہ بھی مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے کر مشکور فرمائیں

خاکسار۔ مستری شوقین محمد نمبر ۱۵۰ ڈی بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

(۲) مندرجہ ذیل مرحوم کا پتہ درکار ہے۔ اگر وہ خود یا ان کا کوئی دوست یا رشتہ دار جس کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو اعلان پڑھے تو دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ کیپٹن عظمت اللہ صاحب ولد ڈاکٹر برکت اللہ صاحب گجرات

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ ضلع جھنگ۔

(۳) قریشی ضیاء الدین صاحب کے موجودہ پتہ کا اگر کسی صاحب کو علم ہو تو تحریر فرمائیں۔ اور اگر صاحب موصوف خود اس اعلان کو پڑھیں تو دفتر ہذا کو اپنے موجودہ پتہ سے اطلاع دیں۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مندرجہ ذیل احباب اپنے پتوں سے اطلاع دیں یا ان کا کوئی دوست یا رشتہ دار جس کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو دفتر کو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں:۔ (۱) مکرم اللہ داد غلام نبی صاحب پنشنر سکنہ قادیان (۲) مکرم مرزا امیر احمد صاحب ولد مرزا ولایت بیگ صاحب سکنہ قادیان (۳) مکرم میاں رشید احمد صاحب ابن میاں احمد الدین صاحب سکنہ حسول ضلع جہلم (۴) مکرم بابو عبدالعزیز صاحب ابن مولوی احمد الدین صاحب سکنہ فیروزپور (۵) مستری محمد الدین صاحب ولد امیر بخش صاحب سکنہ ڈسکہ کلاں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ۔

مسیح موعودؑ کی آمد کے مقدس مقصد میں عظیم الشان کامیابی!

(خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی مبلغ سلسلہ)

> "آج میری حیرت زدہ نگاہیں بحسرت دیکھ رہی ہیں۔ کہ بڑے بڑے گریجوایٹ اور وکیل اور پروفیسر اور ڈاکٹر جو کونٹ اور ڈیکارٹ اور ہیگل کے فلسفہ تک کو خاطر میں نہ لاتے تھے۔ غلام احمد قادیانی کی (معاذ اللہ) خرافات واہیہ پر اندھا دھند آنکھیں بند کر کے ایمان لے آئے ہیں۔" (ظفر علیخان زمیندار ۹ر اکتوبر ۱۹۳۲ء)

خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسے زمانہ میں مبعوث فرمایا جب کہ مسلمان اسلام کی روح سے برطرف ہو چکے تھے زیادہ سے زیادہ مسلمانی یہی سمجھی جاتی تھی۔ کہ مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہو گئے۔ اور زبان سے کلمہ توحید کے الفاظ دہرا دیئے۔ اخلاق و اعمال سے کوئی واسطہ نہ تھا۔

مسلمانوں کی دین سے اس بے رغبتی اور روحانیت سے دوری کے باعث اغیارِ اسلام آریوں اور عیسائیوں نے دینِ اسلام اور بانیوں کے سردار رسولوں کے فخر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات پر حیاسوز اور کمینے حملے شروع کر دیئے۔ اور اسلام کی تردید میں سینکڑوں نہیں ہزاروں کتابیں لکھ ماریں۔ جن کا جواب بوجہ آسمانی علوم سے بے بہرہ ہونے کے علمائے وقت سے بن نہ پڑا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لاکھوں مسلمان آریہ سماج اور عیسائیت کا شکار ہو گئے غرض یہ زمانہ اسلام کے لئے نہایت ہی خطرناک اور مہلک ثابت ہو رہا تھا۔

ایسے پُر آشوب زمانہ میں حمایتِ اسلام کا دعویٰ لے کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کھڑے ہوئے آپ کا کھڑا ہونا تھا۔ کہ چاروں طرف سے آپ کے خلاف طوفانِ بے تمیزی برپا کیا جانے لگا۔ اغیارِ اسلام نے تو خیر آپ کو اپنا دشمن اور مد مقابل سمجھ کر مخالفت کرنی ہی تھی۔ لیکن افسوس مسلمان اور اُن کے علماء بھی آپ کی تکذیب اور مخالفت پر کمربستہ ہو گئے۔ گویا آپ کو نہ صرف بیرونی دشمنوں کا ہی سامنا کرنا پڑا۔ بلکہ اسلام کے نام لیوا لوگوں نے بھی آپ کی آمد کے مقدس مقصد میں روڑے اٹکانے شروع کر دیئے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیش آمدہ حالات کے باعث گھبرائے نہیں بلکہ [illegible] اپنے کام کو سرانجام دینے کے لئے پہلے سے بھی زیادہ مستعد ہو گئے۔ مسلمان اور ان کے لیڈر تو اسلام کے مستقبل کو تاریک اور مایوس کن حالت میں دیکھ رہے تھے۔ اور یہ خیال کیا جا رہا تھا۔ کہ اسلام (نعوذ باللہ) اب مٹا کہ مٹا۔ لیکن خدا تعالیٰ کا برگزیدہ مسیح موعود جسے حق تعالیٰ نے اپنے دین کی حفاظت اور کلمۃ الحق کو بلند کرنے کے لئے مبعوث فرمایا تھا خدائی وعدوں اور بشارتوں کو اپنی روحانی آنکھوں کے سامنے پورا ہوتا دیکھ کر اور بھی سجدات شکر بجا لا رہا تھا صادق القول خدا نے اُسے بشارتیں دی تھیں۔ اور فرمایا تھا۔ کہ ہم تجھے اسلام کے جان نثاروں کی ایک جماعت دیں گے جو تیرے اشارہ پر اسلام کی خاطر اپنا تن۔ من اور دھن قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہو گی۔ اس جماعت کی مساعی میں میں برکت ڈالوں گا۔ اس کے ہاتھوں دینِ اسلام اکنافِ عالم میں پھیلے گا۔ بڑی بڑی مخالفتوں کے طوفان اُٹھیں گے۔ اور دشمن چاہے گا۔ کہ تیرے اس سلسلہ کو ناکام و نامراد کرے۔ مگر میں جو قادر و توانا زمین و آسمان کا مالک خدا ہوں۔ ان تمام روکوں کو اٹھا دوں گا۔ اور تیری جماعت کو غلبہ پر غلبہ بخشوں گا یہاں تک کہ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"

یہ اور اس قسم کی سینکڑوں اور بشارتیں خدائے علیم و خبیر نے اپنے مسیح موعودؑ کو دیں جس سے خدا تعالیٰ کا برگزیدہ مسیح موعودؑ مطمئن ہوا اور اُس نے اپنے ماننے والوں کو یہ مژدہ سنایا کہ

"مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنی رکھتا ہے۔ کہ ممالک مغربی آفتاب سے منور کئے جائیں گے۔ اور ان کو اسلام سے حصہ ملے گا" (ازالہ اوہام)

اے عقلمندو! اے غیر متعصب لوگو!! دیکھو تو آج خدا تعالیٰ کی وہ بشارتیں اور مقدس وعدے جو برسوں قبل اس نے اپنے مسیح موعود علیہ السلام سے کئے تھے۔ کس شان و شوکت سے پورے ہو چکے اور ہو رہے ہیں۔ کیا احمدیت کی روز افزوں ترقی تمہارے سامنے نہیں ہے کیا جماعت احمدیہ کا وجود اور اس کے ذریعہ اسلام کا اکنافِ عالم میں پھیل جانا تمہارے سامنے نہیں ہے کیا جماعت احمدیہ کے معاندین کی ناکامی یہ ناکامی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر دال نہیں ہے کچھ تو سوچو! اور غور کرو!!

اگر ہماری بات نہیں مانتے تو غیروں کی تو مانو۔ جو صاف اور کھلے الفاظ میں یہ کہہ رہے ہیں کہ۔

"آج میری حیرت زدہ نگاہیں بحسرت دیکھ رہی ہیں۔ کہ بڑے بڑے گریجوایٹ اور وکیل اور پروفیسر اور ڈاکٹر جو کونٹ اور ڈیکارٹ اور ہیگل کے فلسفہ تک کو خاطر میں نہ لاتے تھے غلام احمد قادیانی کی (معاذ اللہ) خرافات واہیہ پر اندھا دھند آنکھیں بند کر کے ایمان لے آئے ہیں۔" (اخبار زمیندار ۹۔ اکتوبر ۱۹۳۲ء)

جناب مولوی محی الدین صاحب بی۔ اے فرماتے ہیں کہ:۔

"مسلمانوں میں جس جماعت نے بطور جماعت تبلیغ و اشاعت کی ضرورت کو محسوس کیا اور ضرورت کے احساس سے متأثر ہو کر تبلیغ و اشاعت کی طرف عملی اقدام بھی کیا۔ تو وہ وہی جماعت ہے۔ جس کے کفر و اسلام کا مئلہ مسلمانوں سے فیصلہ نہیں ہو سکا۔ مسلمان اگر اپنے تئیں مسلمان کہتے ہیں۔ اور اس جماعت کے متعلق کفر کا فیصلہ کرتے ہیں۔ تو کہنا پڑتا ہے سہ

کاش اس فرقہ زہاد سے اٹھتا کوئی
کچھ ہوئے بھی تو یہی رندِ قدح خوار ہوئے"

(روزداد عمل حصہ اول صفحہ ۱۴۸)

مولوی سید نور الحسن صاحب بخاری مہتمم مرکز تنظیم اہل سنت بحوالہ "زمزم" لکھتے ہیں کہ۔

"مرزا صاحب نے اپنے تبلیغی مشنوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ انگلستان میں سات مبلغ کام کر رہے ہیں۔ سپین میں دو مبلغ فرض تبلیغ ادا کر رہے ہیں فرانس اٹلی۔ سوئٹزرلینڈ۔ شمالی و جنوبی افریقہ مصر فلسطین۔ عراق۔ ایران۔ جزائر شرق الہند وغیرہ میں بھی دو دو چار چار مبلغ متعین ہیں۔ سن رہے ہیں۔ ہمارے علمائے کرام! ان کا حریف اتنی دور نکل گیا ہے۔ کہ تعاقب کے لئے بھی ہمت چاہیئے؟"

(اہل حق کی تنظیم و تعمیر حصہ اول صفحہ ۲۹۹)

ایک طرف یہ اور اس قسم کی بیسیوں دیگر شہادات اپنے سامنے رکھئے۔ دوسری طرف امیر شریعت احرار سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کی تقریر جو انہوں نے ۱۶ر مئی ۱۹۳۵ء کو زیرِ صدارت مولوی محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی بمقام رام تلائی سیالکوٹ ہزاروں مسلمانوں کی موجودگی میں کی تھی کے یہ الفاظ پڑھئے۔

"مرزائیت کے مقابلہ کے لئے بہت سے لوگ اٹھے۔ لیکن خدا کو یہی منظور تھا۔ کہ یہ میرے ہاتھوں سے تباہ ہو"

(سوانح حیات سید عطاء اللہ شاہ بخاری صفحہ ۱۰۰)

ان ہر دو آپس میں مخالف امور پر انصاف سے نظر ڈالنے کے بعد بتایئے۔ کہ خدا تعالیٰ نے کس کی تائید کی۔ کون مغلوب ہوا اور کون غالب آیا؟ یہی نہیں۔ بلکہ اس سے بڑھ کر ہم یہ کہتے ہیں کہ احرار کیا اور ان کی بساط کیا۔ دنیا کی تمام قومیں اور حکومتیں بھی مل کر خدا تعالیٰ کے اس روحانی سلسلہ کی بیخ کنی نہیں کر سکتیں۔ جس کی بنیاد آج سے ساٹھ برس قبل بلوّنِ الٰہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں۔

"اے نادانو! اور اندھو!! مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا۔ جو میں ضائع ہو جاؤں گا۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیا۔ جو مجھے ہلاک کرے گا یقیناً یاد رکھو۔ اور کان کھول کر سنو کہ میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے۔ جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ میں کسی کی پرواہ نہیں کرتا۔ میں اکیلا تھا اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں۔ کیا خدا مجھے چھوڑ دے گا۔ کبھی نہیں چھوڑے گا کیا وہ مجھے ضائع کر دے گا۔ کبھی نہیں ضائع کرے گا۔ دشمن ذلیل ہونگے اور حاسد شرمندہ اور خدا اپنے بندے کو ہر میدان میں فتح دے گا۔" (انوار الاسلام)

پس جس مقدس مقصد کے پیش نظر بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بھیجے گئے تھے اس میں آپ کو عظیم الشان کامیابی حاصل ہوئی اور ہو رہی ہے۔ اور وہ مقصد عظیم یہی تھا۔ کہ آپ اسلام کی حفاظت اور اس کی اشاعت کے لئے ایک ایسی جماعت پیدا کر جائیں۔ جو اسلام کی کھوئی ہوئی شان و عظمت کو از سر نو دنیا میں قائم کر دے۔ کیا یہ حیرت اور افسوس کا مقام نہیں۔ کہ خدا تعالیٰ تو مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمائے کہ

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر

لیکن وہ تبلیغ اسلام سے بالکل غافل ہیں۔ اور جماعت اس مقدس فریضہ کو خوش اسلوبی سے سرانجام دے رہی ہے۔ اس کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ بلکہ اس کی تباہی و بربادی کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ جو کبھی بھی شرمندۂ تعبیر نہ ہونگے۔ تبلیغ اسلام کی ضرورت اور اہمیت کو حضرت امام غزالی علیہ الرحمۃ اس طرح ظاہر فرماتے ہیں کہ

"اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر دین کا ایسا زبردست رکن ہے۔ جس سے دین کی تمام چیزیں وابستہ ہیں۔ اس کو انجام دینے کے لئے حق تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام کو مبعوث فرمایا۔ اگر خدانخواستہ اس کو بالائے طاق رکھ دیا جائے۔ اور اس کے علم و عمل کو ترک کر دیا جائے تو العیاذ باللہ نبوت کا بیکار ہونا لازم آئے گا دیانت جو

شرافت انسانی کا خاصہ ہے مضمحل اور افسردہ ہو جائے گی۔ کاہلی اور سستی عام ہو جائے گی۔ تمام کاموں میں خرابی آ جائے گی۔ آپس میں پھوٹ پڑ جائے گی آبادیاں خراب ہو جائیں گی۔ مخلوق تباہ اور برباد ہو جائے گی۔ اور اس تباہی اور بربادی کی اُس وقت خبر ہوگی۔ جب روزِ حشر خدائے بالا و برتر کے سامنے پیشی اور بازپرس ہوگی۔

افسوس صد افسوس جو خطرہ تھا وہ سامنے آ گیا۔ جو کھٹکا تھا آنکھوں سے دیکھ لیا

كان امر الله قدرا مقدورا
فانا لله وانا اليه راجعون۔

اس مربیز ستون کے علم و عمل کے نشانات مٹ چکے اس کی حقیقت و رسوم کی برکتیں نیست و نابود ہو گئیں۔ لوگوں کی تحقیر و تذلیل کا سکہ قلوب پر جم گیا۔ خدا سے پاک کے ساتھ کا قلبی تعلق مٹ چکا۔ اور نفسانی خواہشات کے اتباع میں جانوروں کی طرح بے باک ہو گئے۔ روئے زمین پر ایسے صادق مومن کا ملنا دشوار اور کمیاب ہی نہیں بلکہ معدوم ہو گیا۔ جو اظہار حق کی وجہ سے کسی کی ملامت گوارا کرے۔

اگر کوئی مردِ مومن اس تباہی اور بربادی کے ازالہ میں سعی کرے۔ اور اس سنت کے احیاء میں کوشش کرے۔ اور اس مبارک بوجھ کو لے کر کھڑا ہو۔ اور آستینیں چڑھا کر اس سنت کو زندہ کرنے کے لئے میدان میں آئے۔ تو یقیناً وہ شخص تمام مخلوق میں ایک ممتاز اور نمایاں ہستی کا مالک ہوگا۔"

(مسلمانوں کی موجودہ پستی کا واحد علاج صفحہ ۱۱ تا ۱۳ مرتبہ مولوی احتشام الحسن صاحب مدرسہ کاشف العلوم دہلی)

کاش مسلمان وقت کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے اور خدا تعالیٰ کے فرستادہ مامور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس جماعت میں شامل ہو جائیں۔ جو آج تاریک و تار ممالک میں پژمردہ روحوں کو اسلام کا حیات بخش پیغام پہنچانے میں دیوانہ وار مصروفِ عمل ہے۔ اور جس کے ہزاروں افراد ہر سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مرکز احمدیت میں جمع ہو کر اس بات کا ثبوت دیتے ہیں۔ کہ فی الحقیقت خدا تعالیٰ کا مقدس مسیح موعودؑ اپنے مقصد میں کامیاب و کامران ہوا۔ جس کے زندہ گواہ ہم لوگ ہیں ؎

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے۔

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تا کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

وصیت ۱۳۲۰۷۔ شیخ محمدؐ اسماعیل ولد نبی بخش صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۳۵ سال بیعت ۱۹۲۵ء ساکن نبی سر روڈ ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸-۱۱-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری ذاتی ملکیت کی کوئی جائیداد نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد بذریعہ تجارت مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ محمدؐ اسماعیل موصی۔ گواہ شد مستری غلام محمدؐ۔ گواہ شد سید ولایت شاہ

وصیت نمبر ۱۳۲۰۸۔ مرزا مقصود بیگ ولد مرزا یعقوب بیگ قوم مغل پیشہ تجارت عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن نبی سر روڈ ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸-۱۱-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد بذریعہ تجارت مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میں متروکہ چھوڑوں۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد مرزا مقصود بیگ موصی۔ گواہ شد مستری غلام محمدؐ موصی۔ گواہ شد محمدؐ اشرف پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ احمد آباد اسٹیٹ۔

دعائے مغفرت

میری پھوپھی لسم اللہ صحابیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۲۲ دسمبر کو بعمر ۶۲ سال ربوہ میں وفات پا گئیں۔ پھوپھی مرحومہ نے شاہجہان پور سے ہجرت کر کے ۱۹۰۰ء میں بیعت کی۔ اور پھر حضور کے قدموں میں ہی رہیں۔ حتیٰ کہ حضور اقدسؑ کی بیماری کے آخری لمحات لاہور میں بھی حضور کے پاس ہی خدمت میں مصروف رہیں۔ احباب سے بلندیٔ درجات و دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

(عبد الوحید خاں پسر ڈاکٹر عبد المجید خاں صاحب ربوہ)

معافی

محمد اکرم صاحب عودی۔ نیروبی برٹش ایسٹ افریقہ کو خلاف احکام سلسلہ اپنی لڑکی کی شادی کرنے کی وجہ سے اخراج از جماعت و مقاطعہ کی سزا دی گئی تھی۔ اب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اظہار ندامت و درخواست معافی پر ان کو معاف فرما دیا ہے۔ احباب مطلع رہیں (ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نارتھ ویسٹرن ریلوے — لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

(۱) دستخط کنندہ ذیل کو شرح مزدوری پر مندرجہ ذیل کاموں کے لئے شیڈول ریٹ کے مطابق سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ ٹنڈر منظور شدہ فارموں پر ارسال کئے جائیں۔ جو کہ اس دفتر سے ایک روپیہ فی عدد کی ادائیگی پر ۱۵ جنوری ۱۹۵۲ء بارہ بجے دوپہر تک مل سکتے ہیں۔ ٹنڈر ۱۵ جنوری ۱۹۵۲ء کے دو بجے بعد دوپہر تک وصول کئے جائیں گے۔ اور اسی روز شام کے تین بجے اعلانیہ کھولے جائیں گے۔

نمبر شمار	کام کی نوعیت	کام کی اندازاً قیمت	زر بیعانہ جو ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ کے پاس جمع کرانا ہوگا۔
۱	چاہی بنیادوں ۱۵ × ۲۰ محرابوں کا ایک مجوزہ ریلوے پل کی تعمیر۔ یہ پل میں لائن کے لاہور منٹگمری سیکشن کے ۱۸-۱۷/۱۰-۷۱ میلوں پر تعمیر کیا جائے گا۔ اور رلا کی اور سلیمانکی کے درمیان مجوزہ رابطے LINK کا کام دے گا۔	۲۰۰۰۰۰/-/- روپے	۴۰۰۰/-/- روپے
۲	چاہی بنیادوں پر ۴ × ۲۰ گارڈر GIRDER کے ایک مجوزہ ریلوے پل کی تعمیر۔ یہ پل لودھراں قصور لائن پر تعمیر کیا جائیگا۔ اور رلا کی اور سلیمانکی کے درمیان تعلق قائم کرے گا۔ اس کے ساتھ ریلوے پٹڑی کو تقریباً چار فٹ تک بلند کرنا ہوگا۔	۱۵۰۰۰۰/-/- روپے	۳۰۰۰/-/- روپے

(۲) مفصل شرائط و ضوابط دستخط کنندہ ذیل کے دفتر میں کسی بھی سرکاری دن کو ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں:۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور

ترکیہ کی اعلیٰ کمان میں اہم تبدیلیاں کی جا رہی ہیں

استنبول ۔ ۴ جنوری ۔ ترکیہ کی اعلیٰ کمان میں متعدد کی گئی ہیں ۔ اور سمندر پار کے ملکوں میں متعین فوجی تشکیل میں بھی نئی تقرریوں کا اعلان کیا گیا ہے ۔ ــــ تین کمانڈروں کو ترقی دے کر جنرل بنا دیا گیا ہے ۔ اور انہیں نئے عہدوں پر مقرر کیا گیا ہے ۔

جنرل کناعتی کو ترک بری افواج کا کمانڈر مقرر کیا گیا ہے ۔ جنرل گرلہ کو جو پہلے دوسری فوج کی کمان کرتے تھے ۔ جنرل اسٹاف کا ڈپٹی چیف مقرر کیا گیا ہے ۔ اور جنرل اسٹاف کے سابق ڈپٹی جنرل اوقان کو پہلی فوج کا کمانڈر مقرر کیا گیا ہے ــــ دوسرے ملکوں میں متعین ترک فوجی مشنوں میں جہاں تک معاہدہ اوقیانوس کے ادارہ اور جنرل آئزن ہاور کے عملہ سے ترکیہ کے افسران کا تعلق ہے ۔ تبدیلیاں کی گئی ہیں ۔

جنرل اسٹاف کے محکمہ اطلاعات کے افسر اعلیٰ بریگیڈیر جنرل عزیز الوسان کو واشنگٹن میں ترکیہ کے فوجی مشن کا صدر مقرر کیا گیا ہے ۔ نیز یہ کہ میجر جنرل احسان ایرک جنرل آئزن ہاور کے ہیڈ کوارٹرز میں متعین ترک مشن کے افسر اعلیٰ ہوں گے ۔ (اسٹار)

برطانی سفیر طہران واپس آ رہا ہے

لندن ۴ جنوری ۔ توقع کی جا رہی ہے ۔ کہ برطانوی سفیر ایران سر فرانسس شیفرڈ آج ہوائی جہاز سے طہران واپس آ رہے ہیں ۔ انہیں مشورہ کے لئے اکتوبر کے آخر میں واپس طلب کر لیا گیا تھا ۔ یہاں کے سفارتی حلقوں کا بیان ہے کہ ان کی واپسی کا یہ مطلب نہیں ہے ۔ کہ مصالحت کے لئے دوبارہ گفت و شنید کا آغاز ہونے والا ہے ۔

لندن میں امید کی جا رہی ہے کہ ایرانی حکومت پولینڈ کی اس مبینہ پیشکش کی نمایاں طور پر اشاعت کرے گی ۔ ایران ایرانی تیل سے پولینڈ کی مصنوعات کا تبادلہ کرنے پر آمادہ ہے ۔

طہران سے آمدہ تازہ اطلاعات مظہر ہیں کہ وہاں وزراء اخبارات کو بیان دیتے ہیں ۔ اور چند ہی دن میں خود اسکی تردید کرتے ہیں ۔ یا متضاد بیان شائع کر دیتے ہیں

برطانوی کپڑے اور پاکستان

لندن ۴ جنوری ۔ مانچسٹر کے ایوان تجارت کے ایشیائی شعبہ کی سالانہ رپورٹ کے مطابق پاکستان جاپان کے سو فیصدی کپڑوں کی بہترین منڈی بن گیا ہے ۔

رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے ۔ ایک سال قبل عام طور پر خیال کیا جاتا تھا کہ لنکا شائر کی مصنوعات کے لئے پاکستان اچھی منڈی ثابت ہوگا

پاکستان میں تیل کی تلاش اور غیر ملکی کمپنیاں

نیویارک ۔ ۴ جنوری ۔ امریکہ کے تیل کے رسالہ "آئل فورم" کے بیان کے مطابق پاکستان کی حکومت چاہتی ہے کہ امریکہ کی تیل کی کمپنیاں یہاں آ کر تیل کی تلاش کریں اور آزاد کاروبار کی بنا پر مروجہ صورت اس صنعت کو ترقی دیں ۔ حکومت اپنی پٹرولیم کی صنعت کو قومی بنانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی ۔

رسالہ میں آگے چلکر کہا گیا ہے کہ پاکستان کی یہ فراخدلانہ پالیسی بہت حوصلہ افزا ہے ۔ اور امید کی جاتی ہے کہ پٹرولیم کی وہ امریکی کمپنیاں جو غیر ممالک میں اپنی سرگرمیوں میں اضافہ کرنا چاہتی ہیں ۔ اس سلسلہ میں حکومت سے سلسلہ جنبانی کریں گی ۔ (اسٹار)

شاہ فیصل ایران کے مذہبی پیشوا سے ملاقات کرینگے

بغداد ۴ جنوری ۔ معلوم ہوا ہے کہ شاہ فیصل اور ریجنٹ امیر عبداللہ ایک ممتاز ایرانی مذہبی پیشوا سید ظہیر الاسلام سے جو بغداد آئے ہوئے ہیں ملاقات کرنے والے ہیں ۔

سید ظہیر الاسلام نے ایک بیان میں کہا مشرق اور مغرب کے بلاکوں کے درمیان توازن قائم رکھنے اور عالمی امن کی حفاظت کے لئے عرب ایشیائی ممالک پر مشتمل ایک تیسرا بین الاقوامی بلاک قائم کیا جانا چاہیئے

آپ نے مزید کہا مشرق وسطیٰ کو اشتراکیت کا خطرہ درپیش ہے ۔ تخریبی پراپیگنڈے کے انسداد کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اس سارے علاقہ میں مجلسی اور اقتصادی مساوات رائج کی جائے ۔

انہوں نے کہا ہے کہ مسلمانوں کے مذہبی اصول اشتراکیت کے خلاف بہت بڑی رکاوٹ ہیں (اسٹار)

تعلیم الاسلام کالج ہاکی ٹیم کی شاندار کامیابی

لاہور ۴ جنوری ۔ پنجاب یونیورسٹی کے ہاکی ٹورنمنٹ میں تعلیم الاسلام کالج لاہور کی ہاکی ٹیم دیال سنگھ کالج لاہور کو دو گول سے جیت کر فائنل میں پہنچ گئی ہے ۔ پہلا گول آدھا وقت گذرنے سے پانچ منٹ پہلے ٹیم کے کیپٹن صادق محمد اور دوسرا گول کھیل ختم ہونے سے پانچ منٹ پہلے غفار نے کیا

فائنل میچ کی تاریخ کا تاحال فیصلہ نہیں ہوا ۔

کیا حفاظتی کونسل ہندوستان کے انتخابات کے پیش نظر مسئلہ کشمیر پر بحث پھر ملتوی کرا دے گی

لندن ۴ جنوری ۔ حفاظتی کونسل میں کشمیر کے متعلق حالات اب تک بہت ہی غیر یقینی ہیں ۔ کونسل کے ارکان اس وقت ڈاکٹر گراہم کی تازہ ترین رپورٹ پر غیر رسمی گفت و شنید کر رہے ہیں ۔ اصل زیر بحث مسئلہ کونسل کا آئندہ اقدام ہے اب تک ان پس پردہ مذاکرات میں کامیابی نظر نہیں آتی ۔

ایک طبقہ کا خیال ہے کہ جب تک ہندوستان کے انتخابات کا مسئلہ طے نہیں ہو جاتا پنڈت نہرو کشمیر کے متعلق اپنے رویہ میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکتے ۔ یہ طبقہ چاہتا ہے کہ ہندوستان میں انتخابات کے خاتمہ تک کونسل کشمیر کے متعلق گفت و شنید اور فیصلے ملتوی کر دے ۔

دوسرا طبقہ ان لوگوں کا ہے جو پاکستان کی اس خواہش کا حامی ہے کہ حفاظتی کونسل جلد از جلد کوئی قدم اٹھائے ــ اس وقت کونسل کے سامنے دو راستے ہیں یا تو ڈاکٹر گراہم کی رپورٹ موصول کرنے کے بعد آئندہ اٹھارہ دنوں کے اندر باقاعدہ اجلاس طلب کیا جائے اس کے نتیجہ کے طور پر مہینہ کے آخر میں یا اس کے لگ بھگ دوسرا اجلاس طلب کرنا ہوگا اور اس وقت تک ہندوستانی انتخابات کے نتائج معلوم ہو چکے ہوں گے ۔

دوسری صورت یہ ہے کہ ۱۵ جنوری کے قریب کونسل کا اجلاس طلب ہو ۔ اور اس اجلاس میں ڈاکٹر گراہم کی رپورٹ پڑھ کر اس پر تفصیلی مباحثہ بھی شروع کر دیا جائے ۔ (اسٹار)

پاکستان آنیوالی جیٹ ہوائی سروس

لندن ۴ جنوری ۔ پاکستان اور ہندوستان کیلئے جیٹ ہوائی سروس شروع ہونے کی صحیح تاریخ کا گو لندن میں اب تک اعلان نہیں کیا گیا ہے ۔ لیکن کمپنی کے ایک ترجمان نے کل اسٹار سے کہا ۔ اگر طیارے وقت پر مل گئے تو امید ہے کہ سال ختم ہونے سے پہلے جیٹ سروس شروع ہو جائے گی ۔

بی ۔ او ۔ اے ۔ سی اعلان کر چکا ہے کہ وہ اس سال اپریل میں کامیٹ طیاروں کی سروس قاہرہ اور جوہانسبرگ کے لئے شروع کر دے گا اور کمپنی کا کہنا ہے کہ دو تین سال کے اندر اندر یہ طیارے ساری دنیا کی فضائی شاہراہوں پر پرواز کرنے لگیں گے ۔ پانچ دوسری بین الاقوامی طیارہ ران کمپنیاں بھی کامیٹ طیاروں کی جیٹ فضائی سروس دنیا کے ہر براعظم اور بڑے شہر میں شروع کرنے والی ہیں ۔ (اسٹار)

پاکستان اور نئی شامی حکومت

دمشق ۴ جنوری ۔ شام کے سربراہ کرنل فوزی سیلو نے پاکستانی لیگیشن کے مختار الامور ڈاکٹر محمد صادق سے ملاقات کی ۔ کہا جاتا ہے کہ ایک نوٹ انہوں نے دیا ہے جس میں پاکستان نے شام کی نئی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے ۔ (اسٹار)

استنبول ۴ جنوری ۔ کھیتوں کی پیداوار کے ڈائرکٹر جنرل نے اعلان کیا ہے کہ اس فصل میں ترکیہ ۸۰۰،۰۰۰ ٹن غلہ برآمد کر سکے گا ۔ (اسٹار)

مختصرات

دمشق ۴ جنوری معلوم ہوا ہے کہ ہسپانوی وزیر خارجہ جو موسم بہار میں شام و لبنان کا دورہ کرنے والے ہیں اپریل کے وسط تک دمشق پہنچیں گے ۔

شام میں قیام کے دوران میں وہ شامی حکومت کے اعزازی مہمان ہوں گے ۔ (اسٹار)

دمشق ۴ جنوری ۔ شامی وزارت خارجہ کو لیبیا کے وزیر اعظم کا رقعہ موصول ہوا ہے جس میں لیبیا کی آزادی کے موقعہ پر شام کی طرف سے مبارکباد کا شکریہ ادا کیا گیا ہے لیبیا کے وزیر اعظم نے شامی عوام کی فلاح و بہبود کے لئے خیر سگالی کے جذبات کا اظہار کیا ہے ۔ (اسٹار)

عمان ۴ جنوری ۔ اردن کی حکومت نے وہ شرائط منظور کر لی ہیں جن کے تحت ایک اردنی وفد نے لندن میں ۰۰۰،۰۰۰،۱ پاؤنڈ کے قرضہ کی بابت چیت کی ہے ۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اردن کی حکومت نے برطانیہ سے کہا ہے کہ وہ قرضہ کی رقم میں اضافہ کر دے تاکہ متعدد ترقیاتی منصوبوں پر عملدرآمد ممکن ہو سکے (اسٹار)

دمشق ۴ جنوری ۔ شامی حکومت نے شام میں پٹرول تقسیم کرنے والی کمپنیوں کی قیمت بڑھانے کی درخواست نامنظور کر دی ہے ۔ ان کمپنیوں نے ساری دنیا میں تیل کی قیمت بڑھ جانے کی وجہ سے یہ مطالبہ کیا تھا ۔ (اسٹار)

بغداد ۴ جنوری ۔ عراقی کابینہ نے فیصلہ کیا ہے کہ شمالی ایران میں تبریز کے مقام پر عراقی قونصل خانہ کو پھر کھولا جائے ۔ تبریز روسی سرحد کے قریب واقع ہے ۔ تبریز کا قونصل خانہ جنگ کے زمانہ میں اس وقت بند کر دیا گیا تھا جب سوویٹ افواج نے شمالی ایران پر قبضہ کر رکھا تھا ۔ (اسٹار)